فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی

—— —— محمّد طفیل —— ——

مخطوط ۵۰   داخلہ نمبر ۳۷۹۶

نام تقریب النشر   فن تجوید

تقطیع ۹ × ۶¾ / ۶ × ۴½ سطر فی صفحہ ۲۱   حجم ۱۲۳ اوراق

نام مصنف الحافظ شمس الدّین محمد بن محمد الجزری متوفی سنہ ۸۳۳ھ۔

سن تالیف معلوم نہیں ہو سکا۔

نام کاتب م۔ص الشبول۔   تاریخ کتابت ۲ شوال ۱۰۹۱ھ

مقام کتابت مسجد نبوی مدینہ منورہ۔   خط نسخ بقدر مایقرأ۔

روشنائی حنظلی کہیں کہیں صمغ دودی عناوین سرخ رنگ۔

کاغذ دستی مصری۔   زبان عربی نثر

اس کتاب کا آغاز اس طرح ہوتا ہے :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قال شیخنا العلامۃ زبدۃ المتقدمین، وعمدۃ المتاخرین فرید دھرہ ووحید عصرہ، مولانا شمس الملۃ والدین، اصبغ اللہ تعالیٰ ظلالہ الی یوم الدین محمد بن محمد الجزری رحمہ اللہ اسلافہ الکرام، واجدادہ العظام، الحمد للہ علی التقریب والتیسیر، واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ نعم المولی ونعم النصیر، واشھد ان محمد اعبدہ ورسولہ الذی ھون اللہ بہ کل عسیر، صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ ذوی الفضل الکبیر، والعلم الکثیر، والقدر العظیم، وسلم تسلیما کثیرا الی یوم الدین۔

اور اس کتاب کے آخری الفاظ یہ ہیں :۔

کمل کتاب التقریب علی ید الفقیر عبادہ م۔ص۔الشبول ثاویا لمسجد المصطفی

صلی اللہ علیہ وسلم الذی خارج الصور بالمدینۃ المنورۃ وکان الفراغ من نسخہ
ھذا الکتاب نہار السبت ثانون شہر شوال الحرام سنۃ احدی وتسعین بعد الف
من الھجرۃ النبویۃ علی صاحبہا افضل الصلاۃ والسلام اودع فی ھذا المحل الفقیرم۔
من ..... شہادۃ ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد اعبدہٗ ورسولہ یا قاری الخط
سألتک باللہ وبالیوم الآخر تدع لنا بالموت علی الاسلام لنا وللمسلمین اجمعین بحرمتہ
صلی اللہ علیہ وسلم۔

مسلمانوں نے قرآن مجید کی حفاظت اور تعلیم کے لئے جو مختلف علوم ایجاد کئے ان میں علم تجوید کو اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ کی صوتی حفاظت اسی علم کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس علم کا کام یہ ہے کہ حروف کا تلفظ متعین کرے۔ ان کی آوازوں کو خفیف یا پُر کرکے پڑھنے کے اصول قائم کرے اور قرأتِ قرآنِ مجید کے صوتی حسن کو اجاگر کرے۔

علم تجوید پر عہد صحابہ ہی سے خاصی توجہ دی جاتی رہی۔ اس کے بعد سے ہر دَور کے علماء نے اس فن کی روایت کو آگے بڑھایا۔ قراءِ عظام نے نہ صرف تعلیم و تدریس کے ذریعے اچھے طلبہ تیار کئے، جو ان کے جانشین ہوئے۔ بلکہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے لاکر اس فن پر بلند پایہ کتابیں بھی لکھیں۔ اور فن تجوید کو ذخیرہ کتب سے مالامال کر دیا۔

جن علماء و مجودین نے قرآن مجید کی خدمت کی ان میں ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد بن علی بن یوسف دمشقی شافعی ابن الجزری کا نام سرِفہرست ہے۔ ابن الجزری کی نسبت جزیرہ ابن عمر کی طرف ہے، جو شہر موصل کے قریب واقع ہے۔ آپ کے والد محمد کی ابتداءً کوئی اولاد نہ تھی۔ مدت طویل کے بعد آپ کے والد نے فریضہ حج ادا کیا اور آب زم زم اس نیت سے پیا کہ اللہ تعالیٰ انھیں ایک عالم فرزند عطا فرمائے۔ اس دعا کے نتیجہ میں آپ ہفتہ کی شب ۲۵ رمضان ۷۵۱ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے۔ وہیں پرورش پائی۔ سوا چھ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا اور تراویح میں پڑھا۔ عبدالوہاب بن سلار اور ابوالمعالی بن اللبان سے علم تجوید حاصل کیا۔ حجاز مقدس، دمشق، قاہرہ اور سکندریہ وغیرہ میں تعلیم مکمل کی۔ ان کے بہت سے شیوخ و اساتذہ تھے جن میں سے چند ایک یہ ہیں :-

ابن املیة، ابن الشیرجی، ابن ابی عمر، ابراہیم بن احمد بن فلاح، عماد بن کثیر، ابوالثناء محمود المنبجی کمال ابن حبیب، عبداللہ الدامینی، ابن معری اور احمد بن عبدالکریم وغیرہ۔

آپ نے اپنے زمانہ کے تمام مروجہ علوم و فنون، تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ اور معانی بیان وغیرہ میں کمال حاصل تھا اور انھیں متعدد اساتذہ سے تدریس اور فتویٰ دینے کی اجازت حاصل تھی اور علم تجوید کی تعلیم کی اجازت بھی حاصل تھی۔ آپ نے جامع امیہ میں دو سال قرأت کی تعلیم دی پھر یکے بعد دیگرے کئی مدارس میں شیخ القراء رہے۔

آپ نے اپنی ساری زندگی علم تجوید اور علم حدیث کی تدریس میں صرف کی اور تجوید و حدیث کی ترویج و اشاعت میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں اور آپ نے دمشق میں ایک مدرسہ قائم کیا تھا، جس کا نام "دار القرآن" رکھا تھا۔ وہاں قرآن مجید اور اس سے متعلقہ علوم و فنون اور خصوصاً علم تجوید کی تدریس کا بندوبست تھا اور وہاں سے کثیر تعداد میں طلباء استفادہ کرتے تھے۔

امام جزری جو قرأت کے امام مانے جاتے ہیں۔ اور علماء حدیث کے نزدیک "حافظ حدیث" ہونے کا درجہ رکھتے ہیں، انھوں نے اپنی عمر میں بہت سے سفر کئے۔ بلادِ روم بھی گئے۔ تیمور لنگ کے ساتھ ماوراء النہر کے علاقہ کا سفر کیا۔ پھر شیراز گئے وہاں قاضی کے عہدہ پر فائز ہو گئے۔ شیراز میں ہی انھوں نے جمعہ کے دن ظہر کے وقت سے ذرا پہلے ۵ ربیع الاول ۸۳۳ھ میں اکاسی سال کی عمر میں داعی حق کو لبیک کہا۔ وہیں ایک مدرسہ میں دفن کئے گئے۔

طاوسی نے ابن جزری کو اپنے اساتذہ میں شمار کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"انه تفرد بعلم الرواية وحفظ الاحاديث والجرح والتعديل ومعرفة الرواة المتقدمين والمتاخرين يعني بالنسبة لتلك النواحي"

آپ نے علم حدیث، رجال، جرح و تعدیل، مناقب نبوی اور علم تجوید پر متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ مختلف تذکرہ نویسوں نے مختلف کتب کا ذکر کیا ہے۔ ہم ان کی چند مشہور کتب کے ناموں کا ذکر کرتے ہیں:-

(۱) النشر فی القرأت العشر:- یہ کتاب دو جلدوں میں ہے اور طبع ہو چکی ہے۔

(۲) غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء:- اس کتاب میں علم تجوید کی خدمت کرنے والے علمائے کرام کے سوانح درج ہیں اور جنہیں ان کے مرتبہ کے مطابق مختلف

طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں میں طبع ہو چکی ہے۔

(۳) التمہید فی علم التجوید :۔ یہ کتاب طبع ہو چکی ہے۔

(۴) ذات الشفاء فی سیرۃ النبی والخلفاء :۔ یہ کتاب نظم میں ہے اور تا حال طبع نہیں ہوئی۔

(۵) سلاح المومن :۔ یہ کتاب علم حدیث سے متعلق ہے اور تا حال قلمی ہے۔

(۶) حصن حصین :۔ یہ کتاب ادعیہ اذکار وغیرہ پر مشتمل ہے۔ کئی بار طبع ہو چکی ہے، اور اس کا اردو ترجمہ بھی عام طور پر مل جاتا ہے۔

(۷) تتمہ فی القرأت :۔ قلمی ہے۔

(۸) المقدمۃ الجزریہ :۔ یہ کتاب نظم میں ہے۔ اور علماء تجوید کے ہاں بہت مقبول ہے اس برصغیر اور مصر میں تجوید کے نصاب میں شامل ہے یہ کتاب متعدد بار طبع ہوئی۔ اور اردو نظم میں اس کا ترجمہ بھی چھپ چکا ہے۔

(۹) اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب :۔ اس کتاب کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ طبع ہوئی ہے یا کہ نہیں۔

(۱۰) الہدایۃ فی علم الروایۃ :۔ اس کتاب میں راوی روایت اور اس سے متعلقہ اصطلاحات بیان کی گئی ہیں اور تا حال طبع نہیں ہوئی۔

زیر تبصرہ کتاب "تقریب النشر فی قرأت العشر" امام جزری کی بلند پایہ کتب میں سے ایک ہے۔ اس کتاب کو مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ہر باب میں ایک مسئلہ ذکر کر کے اس کے متعلق قراء عشر کے اقوال نقل کئے گئے ہیں۔

زیر نظر نسخہ مکمل ہے۔ لیکن دو ہاتھوں کا لکھا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی علم دوست انسان کو یہ نسخہ کہیں سے نامکمل حالت میں ملا تھا۔ تو اس نے دیگر نسخوں کی مدد سے اس کو مکمل کر دیا ہے چنانچہ اس کے ابتدائی تین ورق اور درمیان کے چند اوراق نہایت ہی جدید الخط ہیں۔ اور پہلے تین اوراق کی روشنائی اور کاغذ بھی الگ دکھائی دیتا ہے۔ البتہ اندرونی صفحات میں سیاہی کی مناسبت کو قائم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

یہ نسخہ نہایت عمدہ حالت میں ہے۔ اور اس کے طبع ہونے کی تا حال ہمیں کوئی اطلاع نہیں ہے۔ اس نسخہ کو دیگر نسخوں سے مقابلہ کر کے شائع کیا جا سکتا ہے۔